تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار　　لاکہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

نِدائے خلافت

لاہور

بانی : اقتدار احمد مرحوم　　۱۰/ تا ۱۶ دسمبر ۱۹۹۸ء　　مدیر : حافظ عاکف سعید

عظمت صیام و قیام

روزوں کے لئے کوئی سا بھی مہینہ چنا جا سکتا تھا۔ روزے جس مہینے میں بھی رکھے جاتے ضبط نفس کی مشق کا مقصد پورا ہو سکتا تھا۔ ان روزوں کے لئے ماہ رمضان کا انتخاب کیوں ہوا! اس کا جواب سورۃ البقرہ کی آیت ؟؟ میں دے دیا گیا : ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ﴾ یہ نزول قرآن کا مہینہ ہے، جس میں دن کے روزے کے ساتھ نبی اکرمؐ نے قیام اللیل مطلوب اور پسندیدہ قرار دیا ہے۔ قیام اللیل کی اہمیت کو جاننے کے لئے امت کے دو جلیل القدر آئمہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ کی وہ حدیث بھی ملاحظہ کیجئے جو ان دونوں اماموںؒ نے صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)) "جس نے روزے رکھے رمضان میں ایمان و احتساب کے ساتھ، بخش دیئے گئے اس کے تمام سابقہ گناہ۔ اور جس نے (راتوں کو) قیام کیا رمضان میں ایمان و احتساب کے ساتھ بخش دیئے گئے اس کے جملہ سابقہ گناہ۔" (بخاری و مسلم) صحیحین کی اس حدیث کی رُو سے صیام اور قیام بالکل ہم وزن اور متوازی و مساوی ہو گئے! اس حدیث میں "قام" کا جو لفظ آیا ہے اس کی مزید وضاحت ایک اور حدیث سے ہوتی ہے جسے حضرت عبداللہ ابن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کو امام بیہقی رحمہ اللہ نے "شعب الایمان" میں روایت کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ((اَلصِّیَامُ وَالْقُرْاٰنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ اَیْ رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ وَیَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ فَیُشَفَّعَانِ)) "روزہ اور قرآن دونوں بندے کی سفارش کریں گے۔ (یعنی اس بندے کی جو دن میں روزے رکھے گا اور رات میں اللہ کے حضور میں کھڑے ہو کر اس کا پاک کلام قرآن مجید پڑھے گا یا سنے گا!) روزہ عرض کرے گا : اے میرے پروردگار! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور نفس کی خواہش پورا کرنے سے روکے رکھا تھا' آج میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما (اور اس کے ساتھ مغفرت و رحمت کا معاملہ فرما!)۔ اور قرآن کہے گا کہ : میں نے اس کو رات کے سونے اور آرام کرنے سے روکے رکھا تھا' خداوندا آج اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما (اور اس کے ساتھ بخشش اور عنایت کا معاملہ فرما!) چنانچہ روزہ اور قرآن دونوں کی سفارش اس بندہ کے حق میں قبول فرمائی جائے گی"۔

اس حدیث شریف سے یہ بات بالکل واضح اور مبرہن ہو گئی کہ حضرت سلمان فارسیؓ کی حدیث میں جس قیام کا ذکر ہے' اس سے اصل مراد اور مقصود یہ ہے کہ رمضان کی راتیں یا ان کا زیادہ سے زیادہ حصہ قرآن مجید کے ساتھ بسر کیا جائے۔

(امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے خطاب "عظمت صیام و قیام رمضان مبارک" سے ایک اقتباس)

قیمت : 3 روپے　　شمارہ : 47

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ
حافظ عاکف سعید

شریعت بل اور ہمارا حکمران طبقہ

چند روز قبل سپیکر قومی اسمبلی جناب الٰہی بخش سومرو نے ۲۴ ویں گریجویٹ ایوارڈ کی رنگا رنگ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے شریعت بل کے حوالے سے جو گوہرافشانیاں فرمائی تھیں ان کا اخبارات میں بڑا چرچا رہا۔ موصوف نے شریعت بل کے بارے میں جن خیالات کا اظہار فرمایا وہ یقینی طور پر محل نظر ہی نہیں' لائق مذمت بھی ہیں۔ قومی اسمبلی کے واجب الاحترام سپیکر نے تقریب میں موجود فنکاروں کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ "گزشتہ پچاس سالوں میں کئی بل کاغذوں میں پاس ہونے کے بعد کسی کے راستے کی رکاوٹ نہیں بنے۔ اسی طرح شریعت بل بھی فنکاروں اور خواتین سمیت کسی کے راستے میں رکاوٹ نہیں بنے گا بلکہ سب کچھ جس طرح چل رہا ہے' اسی طرح چلتا رہے گا"۔ جناب سومرو نے مزید فرمایا کہ "وزیراعظم صرف دہشت گردوں اور تخریب کاروں کو اسلامی قوانین کے مطابق فوری سزائیں دینے کے لئے شریعت بل نافذ کر رہے ہیں"۔ ستم بالائے ستم یہ کہ موصوف نے دو روز بعد اپنے ایک اور بیان کے ذریعے گریجویٹ ایوارڈ کی تقریب میں چھوڑی گئی اس در فنطنی کی تصویب بھی فرمائی اور اپنے سابقہ بیان پر معذرت کرنے کی بجائے اسے بالکل صائب اور مطابق واقعہ قرار دیا۔

حکمران طبقات کی جانب سے شریعت بل کے حوالے سے اس قسم کے "تسلی آمیز" خیالات کا اظہار کوئی نئی بات نہیں ہے۔ قبل ازیں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف جو ملکی و قومی امور میں وزیراعظم پاکستان کے دست راست کی حیثیت بھی رکھتے ہیں' ایک تقریب میں اس سے ملتے جلتے خیالات کا اظہار فرما چکے ہیں۔ وزیر خزانہ نے بھی ایک موقع پر بینک کے سود کو مارک اپ قرار دے کر اس کی حلت کا فتویٰ صادر فرما دیا تھا تاکہ نفاذ شریعت کے حوالے سے سود خوروں میں پھیلی سراسیمگی کو رفع کیا جاسکے! ـــــ ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے! سپیکر قومی اسمبلی کے حالیہ بیان سے حکمران طبقے کی ذہنیت کی بہتر طور پر عکاسی ہوتی ہے۔

ارباب حکومت کی جانب سے اس نوع کے بیانات بجا طور پر شریعت بل کے حوالے سے بے شمار شکوک و شبہات کو جنم دینے کا باعث بن رہے ہیں' بلکہ ان کے طرز عمل سے حزب اختلاف کی سیاسی جماعتوں کے ان شبہات اور اعتراضات کو بھی تقویت ملتی ہے کہ موجودہ حکومت کو شریعت یا اس کے نفاذ سے کوئی دلچسپی نہیں بلکہ میاں نواز شریف پندرھویں ترمیم کی آڑ میں محض اپنے لئے مزید اختیارات کے حصول کے متمنی ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ اگر حکمران طبقے کو شریعت سے کوئی دلچسپی ہے بھی تو وہ صرف بعض شرعی سزاؤں کے نفاذ تک محدود ہے' زندگی کے دیگر تمام شعبوں میں شریعت کے حوالے سے وہ کسی تبدیلی کے روادار نہیں ہیں۔ گویا ان کا رویہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ شریعت کو بازیچہ اطفال بنا کر دم لیں گے۔ اعاذنا اللہ من ذلک

یہ بات بلا خوف و تردید کہی جاسکتی ہے کہ اگر ہمارے ارباب اختیار نفاذ شریعت کے معاملے میں فی الواقع مخلص ہوں تو شریعت بل کی سینٹ سے منظوری کے بغیر بھی وہ اس ضمن میں بڑے بڑے قدم اٹھا سکتے ہیں اور ملک میں رائج بے شمار خلافِ شریعت کاموں اور منکرات پر پابندی عائد کر سکتے ہیں۔ آخر ہمارے بے لگام میڈیا (بالخصوص ٹی وی) کو حدود و قیود کا پابند بنانے میں کونسی رکاوٹ ہے؟ اسی طرح معاشرے میں اسلامی تعلیمات اور دینی اقدار کے فروغ میں کونسی شے مانع ہے؟ ـــــ لیکن افسوس کہ عملاً معاملہ بالکل برعکس ہے۔ ایک جانب شریعت کے لئے بے تابی اور بے قراری کا مظاہرہ ہے' تو دوسری جانب معاشی میدان میں قوم کو حرام خوری کی لت لگائی جارہی ہے' میڈیا کے بھرپور استعمال کے ذریعے قوم کو سود اور جوئے میں ملوث کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے۔ ٹی وی کے ذریعے قوم کو عریانی اور فحاشی کی ترغیب ہی نہیں باقاعدہ تعلیم دی جارہی ہے ـــــ سرمایہ کاری کے لئے نت نئی سودی سکیموں کے ساتھ ساتھ اب جوئے کو بھرپور طور پر فروغ دیا جارہا ہے۔ اس ضمن میں ایک تازہ اضافہ یہ ہے کہ گلی گلی اور محلے محلے پرائز بانڈ پر جوئے کے اڈے قائم ہو چکے ہیں۔ پرائز بانڈ کی اپنی شرعی حیثیت بھی محل نظر تھی اور علماء کا ایک بڑا طبقہ اسے ناجائز قرار دیتا ہے' لیکن اب اس پر جوئے کا اضافہ کر کے پوری قوم کو جوئے اور حرام میں ملوث کرنے کا سامان کیا جارہا ہے۔ ایک قلیل مدت میں جوئے کے ان اڈوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ اس امر کی دلیل ہے کہ قوم کے ایک بڑے طبقے کو اس حرام کی چاٹ لگ چکی ہے۔

کیا شریعت کے نام پر دین و شریعت کا مذاق اڑانا ہمارے پیش نظر ہے؟۔ کیا ہم اللہ کے غضب کو دعوت دینے پر تلے ہوئے ہیں؟ ـــــ ہمارے اربابِ حکومت کے لئے ہی نہیں' یہ پوری قوم کے لئے لمحۂ فکریہ ہے!OO

خوشخبری

سی ڈی کے بعد اب انٹرنیٹ کی دنیا میں پہلی دفعہ

اُردو میں قرآن کی مکمل آڈیو تفسیر

امیر تنظیم اسلامی وداعی تحریک خلافت پاکستان

ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ

کی آواز میں قرآن مجید کا مکمل ترجمہ اور تفسیر

انٹرنیٹ پر سماعت فرمایئے

www.tanzeem.org.pk

پاکستان' کینیڈا دو مقامات پر پروگرام "ہوسٹ" کیا گیا ہے

رابطہ : شعبہ سمع و بصر' قرآن اکیڈمی

36-K ماڈل ٹاؤن لاہور۔ فون : 3-5869501 فیکس : 5834000

خلیفۂ راشد حضرت عمر بن عبد العزیزؒ

تحریر : فرقان دانش خان

خلفائے راشدین کا ذکر سابقہ تحریروں میں مکمل ہو چکا۔ تاریخی اعتبار سے پہلے اموی خلیفہ حضرت امیر معاویہؓ کے طرزِ حکومت کا بیان ہونا چاہئے۔ لیکن اس سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر بن العزیزؒ کے دورِ خلافت کی خصوصیات کا تذکرہ کر دیا جائے۔ کیونکہ آپ نے اپنے عہد حکومت میں خلافت راشدہ کے نظم و نسق کو اس طرح دوبارہ قائم کیا کہ عہد صحابہؓ کی یاد تازہ کر دی۔ محدثین نے آپؒ کے تجدیدی و اصلاحی کارناموں کی وجہ سے آپؒ کو مجددین اسلام میں شمار کیا ہے۔ خلفائے راشدین اور صحابہؓ جیسا عدل و انصاف قائم کرنے پر آپؒ کو خلیفہ راشد اور عمر ثانی بھی کہا جاتا ہے۔

سلسلۂ خلافت :

حضرت علیؓ کے بعد حضرت حسنؓ خلیفہ منتخب ہوئے۔ لیکن آپؓ چھ ماہ بعد ہی حضرت امیر معاویہؓ کے حق میں دستبردار ہو گئے۔ اور یوں خاندان بنو امیہ کی حکومت قائم ہو گئی' حضرت امیر معاویہؓ کے بیس سالہ دور میں اسلامی حکومت کو خوب استحکام حاصل ہوا۔ حضرت امیر معاویہؓ کے بعد ان کا بیٹا یزید جانشین ہوا۔ یزید کی وفات کے بعد شام اور مصر کے سوا باقی سلطنت اسلامیہ پر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی حکومت قائم ہو گئی۔ جبکہ شام و مصر کے لوگوں نے معاویہ بن یزید کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ لیکن معاویہ بن یزید کا چند دنوں میں انتقال ہو گیا۔ اس نے اپنا کوئی جانشین مقرر نہیں کیا تھا۔ اس لئے یہ علاقہ بھی حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے قبضۂ اقتدار میں آگیا۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے بعد بنو امیہ کی سیاسی تاریخ کا دوبارہ عروج شروع ہوا اور عبدالملک بن مروان نے دنیائے اسلام پر تنہا حکومت قائم کر لی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اسی عبدالملک بن مروان کے بھتیجے تھے۔ عبدالملک کے بعد بالترتیب ولید بن عبدالملک اور سلیمان بن عبدالملک سریر آرائے سلطنت ہوئے۔ سلیمان بن عبدالملک نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو خلیفہ مقرر کیا۔

حالاتِ زندگی :

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ یزید کے زمانہ میں ۶۱ھ یا ۶۳ھ کو مدینہ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام عبدالعزیز بن مروان اور والدہ کا نام اُم عاصم تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ آپؒ کے پرنانا تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی زیادہ تر تعلیم و تربیت مدینہ منورہ میں ہوئی۔ لیکن اس مقصد کے لئے آپؒ اپنے چچا حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس مصر میں بھی رہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے بچپن ہی میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا' آپ نے عربی اور شعر و شاعری کی تعلیم بھی حاصل کی۔ آپؒ کے اساتذہ میں متعدد صحابہؓ اور تابعین شامل تھے۔ یہی وجہ ہے کہ محدثین نے آپؒ کے علم و فضل کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے کہ آپؒ بڑے فقیہہ' محدث' مجتہد اور معتبر حافظ تھے۔ بڑے بڑے علماء آپؒ سے مشکل مسائل دریافت کرنے آتے اور آپؒ بڑی آسانی سے انہیں حل بتا دیتے۔ عبدالملک بن مروان نے اپنی بیٹی فاطمہ کی شادی آپؒ سے کر دی تھی۔ عبدالملک کے دور میں آپؒ خناظرہ کے گورنر تھے۔ لیکن ۸۶ھ میں جب ولید بن عبدالملک حاکم بنا تو اس نے آپؒ کو مدینہ کا گورنر مقرر کر دیا۔ یہ گورنری آپؒ نے اس شرط پر قبول کی کہ آپؒ سابقہ گورنروں کی ظالمانہ روش کو جاری نہ رکھیں گے۔ ۹۳ھ میں ایک واقعہ پیش آیا جس کے باعث آپؒ مدینہ کی گورنری سے دستبردار ہو گئے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی خلافت :

ولید بن عبدالملک کے بعد سلیمان بن عبدالملک خلیفہ بنا تو اس نے آپؒ کو اپنا وزیر بنالیا۔ ۹۹ھ میں سلیمان بن عبدالملک کا آخری وقت قریب آیا تو اس نے صلاح مشورے کے بعد نئے خلیفہ کے بارے میں اپنے ہاتھ سے وصیت نامہ تحریر کیا اور اسے مہربند کرا کے اپنے خاندان والوں سے اس تحریر پر بیعت خلافت لی اور خلیفہ کا نام

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

پریس ریلیز

یہود و نصاریٰ' اُمت مسلمہ کے کبھی خیر خواہ نہیں ہو سکتے!

۴ دسمبر۔ دین سے حقیقی وفاداری کے اظہار کے ذریعے اگر اللہ کی نصرت اور حمایت حاصل کر لی جائے تو امریکہ سمیت دنیا کی کوئی طاقت مسلمانوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم اسلامی کے قائم مقام امیر حافظ عاکف سعید نے مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کے دامن رحمت میں پناہ لینے کی بجائے امریکہ اور عالمی مالیاتی اداروں کی خوشنودی حاصل کرنا ہمارے حکمران طبقات کی اولین ترجیح بن چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکمران طبقہ اللہ کی ذات پر بھروسہ کرنے اور حقیقی معنوں میں خود انحصاری کی منزل کی جانب گامزن ہونے کی بجائے اپنی عیاشیوں اور شاہ خرچیوں کے لئے یہود و نصاریٰ کی نظر کرم حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ حافظ عاکف سعید نے قرآن مجید کی ایک آیت کے حوالے سے کہا کہ یہود و نصاریٰ امت مسلمہ کے کبھی خیر خواہ نہیں ہو سکتے مگر اس ارشاد خداوندی کے باوجود ملک کے حکمران آج انہی اسلام دشمن عالمی طاقتوں کو راضی کرنے کے لئے بے چین ہیں جنہوں نے پاکستان کو اس کی خداداد ایٹمی صلاحیت سے محروم کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ یہود و نصاریٰ سے دوستی کی خواہش منافقانہ طرز عمل کا مظہر ہے جس سے ملک و قوم کا کوئی مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ تنظیم اسلامی کے قائم مقام امیر نے کہا کہ سودی نظام کو ختم کرنے کا اعلان کر کے اللہ اور اس کے رسولؐ سے جنگ بندی کا اعلان کیا جائے تاکہ ملک و قوم کو نصرت خداوندی حاصل ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ ایک جانب حکمران طبقہ شریعت بل کو سینٹ سے منظور کرانے کے لئے بے تابی کا اظہار کر رہا ہے لیکن دوسری جانب حال یہ ہے کہ وفاقی شرعی عدالت کے سود سے متعلق تاریخی فیصلے کے خلاف دائر اپیل کو طویل عرصہ گزرنے کے باوجود آج تک اس کی سماعت کی نوبت نہیں آسکی۔ حافظ عاکف سعید نے مطالبہ کیا کہ وزیر اعظم فی الفور شریعت ایپلیٹ بنچ میں علماء ججوں کا تقرر کر کے اسے مکمل کریں تاکہ سود کی اپیل کے بارے میں فیصلہ کرنا ممکن ہو سکے اور ملک میں غیر سودی معیشت کی جانب پیش رفت ممکن ہو سکے!

کشکول اُٹھا کر' اس شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ سے کبھی کوئی امریکہ نہیں آیا

آخر امریکہ نے پاکستان سے اسامہ بن لادن کی گرفتاری میں تعاون کا مطالبہ کیا ہی کیوں؟

وزیراعظم کے دورۂ امریکہ کامیاب رہا یا ناکام' ابھی کچھ کہنا قبل از وقت ہے

شادی بیاہ کی بے جا رسومات پر پابندی حکومت کا مستحسن فیصلہ ہے' مگر . . . .

مرزا ایوب بیگ' لاہور

نواز کلنٹن ملاقات پر درباری وزیر اور مشیر واہ واہ کے ڈونگرے برسا رہے ہیں اور کامیابیوں کے جھنڈے گاڑنے کا اعلان کر رہے ہیں جبکہ اپوزیشن والے اسے محض فوٹو سیشن اور انتہائی ناکام قرار دے رہے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ فی الحال اس دورے کی کامیابی یا ناکامی پر بھرپور اور جامع تبصرہ کرنا قبل از وقت ہے۔ دورہ کے نتائج سامنے آنے سے پہلے فیصلہ کن انداز میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ دورہ کامیاب رہا یا ناکام۔ جو ادھوری اطلاعات اب تک موصول ہوئی ہیں ان پر اُدھورا تبصرہ ہی کیا جا سکتا ہے۔ تجزیہ نگاروں کے قیافوں کو ایک طرف رکھتے ہوئے دونوں اطراف کے محض سرکاری اعلانات کے حوالہ سے دیکھا جائے اور غیر جانبدارانہ نگاہ ڈالی جائے تو پاکستانیوں کیلئے کوئی خاص خوش کن معاملہ نہیں ہے۔ مثبت نکات یہ ہیں :

۱) جس روز وزیر اعظم میاں نواز شریف واشنگٹن پہنچے امریکہ نے پاکستان اور بھارت پر سے مزید اقتصادی پابندیاں ختم کر دیں۔

۲) وزیر اعظم نواز شریف نے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کئے نہ دستخط کرنے کی حتمی تاریخ معین کی۔

۳) امریکہ کے نائب وزیر خارجہ نے اس اخباری تاثر کی خود تردید کی کہ بریفنگ کے دوران ان کا لہجہ خاصا تلخ رہا۔

۴) حکومتی نقطۂ نظر کے مطابق یہ بہت بڑی کامیابی ہے کہ امریکہ نے عالمی مالیاتی اداروں کو سگنل دیا ہے کہ پاکستان کو دیئے جانے والے قرضے کے حجم میں اضافہ کر دیا جائے۔

۵) نواز کلنٹن ون ٹو ون ملاقات بھی ہوئی جو پاکستانی حکام کے مطابق ۳۳ منٹ جاری رہی اور امریکی حکام کے مطابق اس کا دورانیہ ۲۰ منٹ تھا۔

منفی نکات یہ تھے :

۱) ملاقات کے بعد کوئی مشترکہ اعلامیہ جاری نہیں کیا گیا بلکہ سربراہی کانفرنس کے بعد دونوں سربراہوں کے مشترکہ طور پر پریس کے سامنے آنے کی جو امریکی روایت ہے اس کی بھی خلاف ورزی کی گئی اور صدر کلنٹن نے نواز شریف کے ہمراہ پریس کے سامنے آنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

۱) ایف ۱۶ طیاروں کے حصول کے بارے میں پاکستان کوئی پیش رفت کرنے میں ناکام رہا۔

۲) تمام اقتصادی پابندیاں ختم کرنے اور فوجی تعاون کے پاکستانی مطالبے کو مسترد کر دیا گیا۔

۳) کشمیر کے بارے میں پاکستان نے امریکہ کو ثالثی کا رول ادا کرنے کیلئے کہا لیکن امریکہ نے اس معاملے

تجزیہ

میں بھی کسی گرمجوشی کا مظاہرہ نہیں کیا۔

۴) وزیر اعظم نے نیشنل پریس کلب سے خطاب کرتے ہوئے بعض ایسی باتیں کیں جن کی وزیر اعظم نواز شریف کی امریکہ ہی میں موجودگی کے دوران امریکہ کے نائب وزیر خارجہ انڈر فرتھ نے تردید کر دی۔

فی الحال ان مثبت اور منفی نکات کو ایک طرف رکھ کر اس پر غور کرتے ہیں کہ امریکہ نے اسامہ بن لادن کے معاملے میں پاکستان سے تعاون کیوں طلب کیا۔ اصل بات یہ ہے کہ پاکستان کی سمندری اور فضائی حدود کی خلاف ورزی کر کے امریکہ نے افغانستان پر جو فضائی حملہ کیا تھا اس پر پاکستان نے انتہائی نرم اور لچکدار رد عمل کا اظہار کیا تھا جس پر امریکہ نے اب ایک قدم اور آگے بڑھایا ہے اور ایک مسلمان ہمسایہ ملک کی آزادی کو پاؤں تلے روندنے کے لئے وہ اب پاکستان سے امداد کا طلب گار ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ وہ خاموشی سے اور راز رکھ کر ایسا کرنا نہیں چاہتا بلکہ اس نے یعنی امریکہ نے خود پریس کو بتایا ہے کہ ہم نے اس سلسلے میں پاکستان کو تعاون کا کہا ہے۔ قارئین ندائے خلافت اگر امریکہ کے نائب وزیر خارجہ کے الفاظ من و عن پڑھیں گے تو وہ صحیح صورتحال کو بہتر طریقے سے سمجھ سکیں گے۔ انڈر فرتھ کہتے ہیں "اسامہ بن لادن کی گرفتاری اور ملک بدری کے بارے میں امریکہ نے بتا دیا ہے کہ وہ اس اہم مسئلے کے بارے میں کس قدر سوچتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف نے ہمارا موقف سنا اور سمجھ لیا ہوگا۔ صدر کلنٹن کی اس بارے میں وزیر اعظم نواز شریف کے جواب سے کافی حوصلہ افزائی ہوئی اور انہوں نے اس سلسلہ میں تعاون اور حمایت کی پیشکش کو سراہا تاہم انہوں نے کہا کہ وہ انکشاف نہیں کریں گے کہ یہ جواب کیا تھا"۔ اگر ہماری خارجہ پالیسی ہمارے حکمرانوں کے دعوؤں کے مطابق آزادانہ اور غیر جانبدارانہ ہوتی تو امریکہ کبھی ایسی جرأت نہ کرتا۔ ہم تو ایمل کانسی کے بارے میں امریکہ کو یہ اجازت بھی دے چکے ہیں کہ اس کی خفیہ پولیس کے افراد پاکستان آکر اسے گرفتار کریں اور کسی عدالت میں پیش کئے بغیر اسے خصوصی جہاز کے ذریعے امریکہ لے جائیں۔ جب ہم اپنی آزادی اور خود مختاری کی خود مٹی پلید کر رہے ہوں تو دوسرا فریق اس قسم کے تقاضے کیوں نہ کرے گا!

بہرحال ہماری رائے میں حکمرانوں کو امریکہ سے اس بات پر احتجاج کرنا چاہئے تھا کہ اسامہ بن لادن کی گرفتاری کیلئے ہم سے تعاون کا کیوں کہا گیا؟ چہ جائیکہ انڈر فرتھ کے بقول نواز شریف کے جواب سے کلنٹن کی حوصلہ افزائی

ہوئی اور کلنٹن نے تعاون اور حمایت کی پیشکش کو سراہا۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے بارے میں بھی عوامی خواہشات کے مطابق اسے مسئلہ کشمیر کے حل کے ساتھ منسلک نہیں کیا گیا بلکہ سی این این کو انٹرویو دیتے ہوئے وزیر اعظم نے صرف امریکہ کی طرف سے پابندیوں کا ذکر کیا اور کہا کہ اگر تمام پابندیاں ختم کردی جائیں تو سی ٹی بی ٹی پر دستخط کردیں گے۔ دونوں ممالک کی طرف سے جو اطلاعات سرکاری طور پر بتائی گئی ہیں راقم نے صرف ان کا حوالہ دیا ہے۔ جب تمام ذرائع سے اطلاعات موصول ہوں گی اور حکومتی اقدامات سے بھی واضح ہوگا تو یہ فیصلہ کرنا آسان ہوجائے گا کہ وزیر اعظم کا دورہ کامیاب رہا یا ناکام۔

موجودہ حکومت نے شادی بیاہ کی رسوم کی ادائیگی کے سلسلے میں آج سے دو سال قبل جو قانون بنایا تھا عمومی طور پر اس کو بہت سراہا گیا تھا۔ شادیوں کے موجودہ سیزن میں اس قانون کی خلاف ورزی کی بہت سی اطلاعات مل رہی تھیں حکومت نے اس قانون کی مدت میں مزید تین سال کی توسیع کرکے ایک مستحسن قدم اٹھایا ہے۔ خصوصاً شادی کی رسومات کا غروب آفتاب سے قبل اختتام لازم قرار دینا وقت کی اہم ضرورت تھی۔ آدھی رات بلکہ دو تہائی رات تک یہ رسوم جاری رہتی تھیں جس سے وقت کا ضیاع بھی ہوتا تھا اور کئی دوسرے جرائم کا ارتکاب بھی ہو رہا تھا۔ البتہ خود حکومت اور سرکاری افسروں کو بھی سادگی اور کفایت شعاری کا انداز اختیار کرنا چاہئے بلکہ انہیں عوام کے لئے مثال بننا چاہئے۔

جی او آر میں، جہاں بڑے سرکاری افسر کئی کئی کنال کے بنگلوں میں رہائش پذیر ہیں، اخباری اطلاعات کے مطابق چند روز پہلے ایک شاندار تقریب منعقد ہوئی۔ جہاں مہمانوں کی عمدہ کھانوں سے تواضع کی گئی۔ علاوہ ازیں بہت سی دوسری خرافات کا مظاہرہ بھی کیا گیا۔ ایسی پرتکلف اور رنگین ضیافتوں سے پرہیز نہ کیا گیا تو عوام پر خالی خولی نصیحتیں اثر نہیں کریں گی۔

ہم ان اطلاعات پر بھی تشویش کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ وزیر اعظم کو سرکاری طور پر صرف ۱۲/ رکنی وفد امریکہ ساتھ لانے کی دعوت ملی تھی جبکہ وہ تقریباً ۱۲۰ افراد کا وفد ساتھ لے کر گئے۔ ظاہر ہے ۱۲ افراد کے علاوہ باقی تمام افراد کی رہائش اور خوراک کے اخراجات حکومت پاکستان نے برداشت کئے۔ ایک مصدقہ اطلاع کے مطابق اتنے بڑے وفد کیلئے مہنگی ترین گاڑیاں حاصل کی گئیں اور سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ عبداللہ نے حال ہی میں جو امریکہ کا دورہ کیا تھا اس میں انہوں نے اپنے وفد کیلئے اتنی گاڑیاں حاصل نہیں کی تھیں جتنی وزیر اعظم نواز شریف نے اپنے وفد کیلئے حاصل کیں۔ پاکستانی عوام کو اپنے وزیر اعظم کا امریکہ کا سہ روزہ سرکاری دورہ کروڑوں میں پڑا ہے۔ دورۂ امریکہ پر بی بی سی کا یہ تبصرہ کہ "کشکول اٹھا کر اتنے شاہانہ ٹھاٹھ سے کبھی کوئی امریکہ نہیں آیا" ساری قوم کے لئے باعث شرم ہے اس لئے کہ حکمران آسمان سے نازل نہیں ہوتے بلکہ قوم خود ان کا چناؤ کرتی ہے۔ خودی اور خودداری کا درس اگر یوم اقبال پر الحمرا ہال کی چار دیواری ہی تک محدود رہے گا تو ایسے ذلت آمیز تبصرے ہمیں سننے پڑیں گے۔

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں

نعیم اختر عدنان

☆ شریعت بل سے اصلاح کے آثار دکھائی نہیں دیتے۔ (مولانا حامد سعید کاظمی)

✪ سپیکر قومی اسمبلی الٰہی بخش سومرو بھی یہی کہتے ہیں۔

☆ خانپور میں غنڈوں نے عورت کے کان کاٹ کر کتوں کے آگے پھینک دیئے۔ (ایک خبر)

✪ بھاری مینڈیٹ کے باوجود چادر اور چاردیواری کا تحفظ نہ کرسکنا عجیب ستم ظریفی ہے۔

☆ جماعت اسلامی کے کارکن قیادت کا خلا پر کرنے کے لئے آگے آئیں۔ (قاضی حسین احمد)

✪ مگر کیسے؟

☆ منشیات استعمال کرنے والوں کو مجرم نہیں مریض سمجھا جائے گا۔ (چوہدری شجاعت)

✪ "اور اگلے مرحلے میں منشیات فروشوں کو بھی مجرم کی بجائے "مریض" کا درجہ مل جائیگا!"

☆ اسامہ کے خلاف اپنی سرزمین استعمال نہیں کرنے دیں گے۔ (سرتاج عزیز)

✪ وہ اس لئے کہ فضائی اور سمندری حدود کے استعمال کی اجازت ہی کافی ہے۔

☆ حکومت اب تعلیمی میدان میں انقلاب برپا کرے گی۔ (وزیر مملکت احسن اقبال)

✪ پہلے کس کس میدان میں انقلاب برپا کیا گیا ہے؟ ہمیں بھی تو پتہ چلے!

☆ چادر اور چادیواری کے تقدس کو پامال نہیں ہونے دیں گے۔ (آئی جی سندھ)

✪ پولیس کے آئی جی کا روایتی بیان بلکہ بڑھک!

☆ وزیر اعظم اپنے دورۂ امریکہ کی ناکامی کا اعتراف کریں۔ (سیکرٹری جنرل جماعت اسلامی)

✪ اور پھر استعفیٰ دے کر جماعت اسلامی کی قیادت میں نگران حکومت قائم کرنے کی سفارش کردیں۔

☆ پولیس لوگوں کی عزت کا جنازہ نہ نکلے۔ (لاہور ہائی کورٹ)

✪ پھر فرض شناس پولیس اور کیا کرے۔

☆ موٹر سائیکل پر پابندی میں ایک ماہ کی توسیع۔ (ایک خبر)

✪ اب تو موجودہ حکومت کے خاتمے تک ڈبل سواری پر پابندی جاری رکھنے کا حکم جاری کر دینا چاہئے!

☆ عوام نواز شریف سے چھٹکارے کے لئے متحد ہوجائیں۔ (طاہرالقادری)

✪ تاکہ انہیں "طاہر بے نظیر" کے پھندے میں پھنسایا جاسکے۔

☆ میرے بس میں ہو تو کھڑے کھڑے مجرموں کو سزا سنادوں"۔ (چوہدری شجاعت)

✪ "ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے"۔

☆ دہشت گرد جلد اپنے مورچے خالی کردیں۔ (گورنر سندھ)

✪ ورنہ! ہم ایسے اعلانات بار بار کرنے پر مجبور ہوں گے۔

☆ تمام صوبوں کے وزرائے اعلیٰ شہباز شریف جیسے ہوں تو مسائل حل ہوجائیں۔ (سومرو)

✪ ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا جسے کہیں!

ایران کو باغیوں کی بجائے اب طالبان حکومت سے تعلقات استوار کرنے چاہئیں

نئی امریکی حکمت عملی کئی شکوک و شبہات کو جنم دے رہی ہے

تحریر : پروفیسر محمد یحییٰ

اس بار شاید امریکہ صدام حسین کی حکومت بدلنے میں واقعی سنجیدہ ہے لیکن سابقہ امریکی طرز عمل نے عدم اعتماد کی فضا قائم کر دی ہے۔ عرب دنیا کے بہت سے حلقوں پر اس امریکی اعلان کا متضاد رد عمل ہوا ہے۔ یہ حلقے سابقہ تجربات کی روشنی میں اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ امریکہ صدام کو ہر قیمت پر برقرار رکھنا چاہتا ہے اس لئے اس نے جان بوجھ کر ایسا اعلان کیا ہے اور فرانس کے بھی ساتھ ملوث ہونے کا اشارہ دیا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ فرانس اس پر رد عمل ظاہر کرے گا۔ سیکورٹی کونسل اور جنرل باڈی دونوں اس اقدام کو دوسرے ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت قرار دینے اور اس کی مذمت کرنے پر مجبور ہونگے اور اس طرح امریکہ عربوں کے سامنے یہ عذر پیش کر سکے گا کہ وہ اقوام متحدہ کے خلاف نہیں جا سکتا۔

اس وقت اگر عرب رائے عامہ سے مجبور ہو کر امریکہ صدام کو ہٹانے کی کوئی کارروائی کرنا بھی چاہتا ہے تو ساتھ ہی یہ بھی چاہتا ہے کہ شرق اوسط میں اس حوالے سے کوئی نئی چپقلش سامنے آ جائے تاکہ اس کے پاس اپنی فوجیں خطے میں رکھنے کا جواز موجود رہے۔ اس لئے امریکہ نے بجائے کسی خفیہ سفارتی رابطے کے یہ بھی اعلان کر دیا کہ ہم عراق حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے ایرانی تعاون اور عراق میں ایران کی تائید کرنے والے حلقوں کی شمولیت کا خیر مقدم کریں گے۔ یہ بھی واضح طور پر اس بات کی کوشش تھی کہ صدام حسین کو ہٹانے کی کارروائی میں اختلاف اور آویزش کا ایک نیا عنصر داخل کر دیا جائے۔ ایک طرف تو امریکہ خلیج کے ممالک کو یہ کہتا ہے کہ ایرانی میزائل حاصل کرو۔ اس کوشش کی کامیابی کا نتیجہ صرف اور صرف یہ نکل سکتا ہے کہ ایران اور عرب ممالک میں میزائلوں سے مسلح ہونے کی نئی دوڑ شروع ہو جائے۔ دوسری طرف عراق میں جو عرب ملک ہے ایران کو ملوث کرنے کا اشارہ دے کر ایک نیا تنازعہ کھڑا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ایران نے اس امریکی چال کے نتائج بھانپتے ہوئے صاف کہہ دیا ہے کہ ہم کسی ایسی امریکی کوشش میں شریک نہیں ہونگے۔ ہم کسی ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کے حامی نہیں۔ ایران کا یہ موقف حکیمانہ ہے۔ اسلامی سربراہی کانفرنس کا چیئرمین ہوتے ہوئے اسے یہ موقف اختیار کرنا چاہئے لیکن امریکہ اس بات کو بھی ایران عرب تنازعہ کو ہوا دینے کے لئے استعمال کرنے سے باز نہیں آئے گا۔ وہ عربوں سے زور دے کر کہے گا کہ ایران کا دوسرے ممالک میں مداخلت نہ کرنے کا دعویٰ بالکل غلط ہے۔ ایران کل تک اپنا انقلاب عرب ملکوں میں برآمد کرنے کی شدید کوششیں کرتا رہا ہے۔ وہ اب بھی ہندوستان اور وسط ایشیاء کی بعض ریاستوں کے ساتھ مل کر افغانستان میں خانہ جنگی اور خونریزی قائم رکھنے کی سرتوڑ کوشش کر رہا ہے۔ وہ اس سارے علاقے پر شیعی اثر و نفوذ پھیلانے کا خواہش مند ہے اور دوسرے ملکوں میں مداخلت کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ امریکہ یہ بھی کہے گا کہ ایران صدام کے ساتھ عرب ممالک کے تعلقات کی خرابی کے بعد صدام حسین کا دوست اور خیر خواہ ہے۔ وہ عرب ممالک کی دشمنی میں صدامی نظام دہشت کو برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ ہم نے تو اسے بھی اپنی کوششوں میں ہر شرکت کی دعوت دی لیکن اب بھی صدام کو ہٹانے کی ہماری ساری کوششوں کو ناکام بنانے کے پیچھے ایرانی ہاتھ کام کر رہا ہے۔

ایران نے جس طرح موجودہ امریکی چال میں آنے سے انکار کیا ہے۔ اسی طرح آئندہ بھی اس کی طرف سے امریکہ کی یقینی شرارت کا توڑ کرنے کی کوشش ضروری ہے۔ ایران کو اپنے عمل سے یہ ثابت کر دینا چاہئے کہ وہ دنیائے اسلام کے حقیقی اتحاد کا خواہاں ہے۔ اسے عمل سے ثابت کر دینا چاہئے کہ اس کی طرف سے افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت ختم ہو گئی ہے اور وہ ہندوستان کی ان مجرمانہ کوششوں میں ہرگز شریک نہیں جو وہ عالم اسلام میں تفریق پیدا کرنے اور افغانستان میں خونریزی جاری رکھنے کے لئے کر رہا ہے۔ اسے افغان حکومت کے باغیوں کی بجائے خود افغان حکومت سے اپنے تعلقات بڑھانے چاہئیں۔ عربوں کے ساتھ خلیج کے تین جزیروں کے تنازعہ کا جلد از جلد انصاف کے تقاضوں کے مطابق تصفیہ کرنا چاہئے۔ اگر ایران ایسا کر لیتا ہے اور یقیناً اس کی قیادت ایسے کارناموں کی اہلیت رکھتی ہے تو یہ عالم اسلام کے حقیقی اتحاد اور عالم اسلام سے امریکی اثر و نفوذ کے خاتمے کا نقطۂ آغاز ہوگا۔ یہ عالم اسلام میں ایران کے محوری مقام اور لیڈر شپ کے حصول کے مرحلے کی طرف اہم ترین قدم ہوگا۔ یہ ایک مضبوط اور متحد اسلامی بلاک اور دنیا کے لئے متبادل قیادت کا بنیادی پتھر ہوگا۔ قوموں کی عظمت کا راز حلقۂ تغلب کو وسعت دینے میں نہیں دوستی اور باہمی تعاون اور اعتماد کے حلقہ اثر کو وسعت دینے میں پوشیدہ ہے۔ یورپ کے ممالک نے یہ راز پا لیا ہے اور متحدہ یورپ برابری کی بنیاد پر ایک دوسرے سے تعاون کے اصول پر وجود میں آ رہا ہے۔ اسلامی بلاک بھی اسی طرح وجود میں آ سکتا ہے۔ خدا کرے برادر ملک ایران اس خوف سے جلد آزاد ہو جائے کہ اس کے سنی ہمسائے اس کے درپے آزار ہیں اور ساتھ ہی تمام عرب اور غیر عرب مسلمان ہمسایوں کو بھی چاہئے کہ ایران کے ساتھ اعتماد اور یگانگت کی فضا پیدا کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔

(بشکریہ ہفت روزہ "زندگی" لاہور ۲۹ نومبر تا ۵ دسمبر ۹۸ء)

حدیث دل

فرقان دانش خان

دل ایک سمندر . . .

مجھے محبت ہے ...... انسان سے .....

انسانیت سے ...... پھولوں سے' کائنات سے

..... اور کائنات کی بیکراں ...... وسعتوں سے

..... دریاؤں سے' سمندروں سے ...... اور

سمندر کی گہرائیوں سے ...... ان وسعتوں میں

..... ان گہرائیوں میں ...... جی چاہتا ہے

..... ڈوب جانے کو ...... گم ہو جانے کو

.....

کاش! ...... یہ وسعتیں' یہ گہرائیاں ....

میرے دل میں سما جائیں۔

اے کاش! ...... ہم سب کے دل .....

وسیع ہو جائیں ...... اتنے گہرے ہو جائیں ...... کہ جن میں انسان بس سکیں

..... کہ جو ...... انسانیت کا مفہوم سمجھ سکیں۔

ملکی اور بین الاقوامی مسائل کو بھی قرآن کی آنکھ سے دیکھنا تنظیم اسلامی کا طرۂ امتیاز ہے

ہم پر قرآن مجید کے حقوق کی ادائیگی لازم ہے!

تحریر: میم سین، کراچی

ہمارے ایک بزرگ رفیق نے بتایا کہ قرآن فہمی کا ایک موثر طریقہ یہ ہے کہ آپ کسی آیت کو لیں۔ اس پر ڈیرہ جمائیں، غور و فکر کریں اور اس آیت کی روشنی میں اپنا جائزہ لیں۔ آیئے ان کے مشورے پر عمل کرتے ہیں۔

سورۃ الکہف کی آیت ۵۷ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور اس سے زیادہ ظالم کون ہو گا جس کو سمجھایا گیا اس کے رب کے کلام کے ذریعے سے پھر اس نے منہ پھیر لیا اس کی طرف سے اور بھول گیا جو کچھ بھیج چکے ہیں اس کے ہاتھ، ہم نے (سزا کے طور پر) ڈال دیئے ہیں ان کے دلوں پر پردے کہ اس کو نہ سمجھیں اور انکے کانوں میں بوجھ ہے اور اگر تو ان کو بلائے راہ ہدایت پر تو ہرگز نہ آئیں اس راہ پر اس وقت کبھی"۔

ہم نے تنظیم میں شمولیت اختیار کی تو ہم پر واضح ہوا کہ قرآن کریم صرف حصول ثواب یا ایصال ثواب ہی کے لئے نازل نہیں ہوا۔ اس سے قبل ہم صرف اس حدیث کو سنتے آئے تھے جس میں قرآن کی تلاوت پر نیکی کی تعداد بتائی گئی ہے کہ قرآن کے ہر حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں ملتی ہیں گویا کہ اگر ہم "الم" کی تلاوت کریں تو ہمیں تیس نیکیاں مل جاتی ہیں۔ لیکن یہاں بتایا گیا کہ قرآن کے نزول کا اصل مقصد ہدایت کا حصول ہے اور قرآنی ہدایت پر عمل کر کے ہم اللہ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں، بصورت دیگر اس کی گرفت کا اندیشہ ہے۔ اس حقیقت کی روشنی میں اگر ہم غور کریں تو معلوم ہو گا کہ ایک طرف تلاوت کلام پاک کے ذریعہ بے شمار نیکیاں حاصل کرنے کا موقعہ حاصل کر رہے ہوں تو دوسری جانب یہ بھی اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ان ہدایات کی خلاف ورزی کر کے اس کی ناراضگی کا سبب پیدا کر رہے ہوں۔ دنیا میں اگر کوئی مالک اپنے غلام سے ناراض ہو جائے تو غلام کو اس سے کسی انعام کی توقع کی بجائے سزا کا اندیشہ لاحق ہو جاتا ہے۔ اللہ جو ساری دنیا کا مالک ہے، اس سے کیسے توقع کی جا سکتی ہے کہ ہم سے ناراضگی کے باوجود ہم پر نیکیاں نچھاور کرے۔

بے شک ہمیں یہی تعلیم دی گئی ہے کہ بندے کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خوف و امید کے درمیان کا ہونا چاہئے لیکن اس کا یہ مطلب کب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خوف کو فراموش کر کے اس سے امید ہی رکھی جائے۔

تلاوت کلام پاک اکثر و بیشتر بے سمجھے بوجھے کی جاتی ہے۔ جس کی بناء پر ہم اس میں درج ہدایات کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمیں یہ بات اول دن ہی بتا دی گئی کہ مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق کون کون سے ہیں۔ قرآن پر ایمان جس میں تعظیم بھی شامل ہے، تلاوت جس میں تجوید، خوش الحانی اور حفظ بھی شامل ہے، قرآن کو سمجھنا جس کے لئے عربی زبان کی تعلیم کا حصول لازم ہے اور قرآن پر عمل کرنا۔ اگر ہم نے پہلے تین حقوق پورے کر دیئے تو یہ منزل آسان ہو جاتی ہے۔ پانچواں حق ہے اسے دوسروں تک پہنچانا۔ جب تک ہم خود قرآن پر عمل نہیں کرتے تو کس منہ سے دوسروں تک قرآن کا پیغام پہنچا سکتے ہیں۔ قرآن مجید پر عمل کا لازمی تقاضا یہ بھی ہے کہ اس کے نظام حیات کو دنیا پر غالب کرنے کی جدوجہد کی جائے۔ اس کی پہلی منزل تو یہ ہے کہ ممکنہ حد تک اس نظام حیات کو خود اپنی ذات پر اور اپنے حلقہ اثر پر نافذ کرنے کی کوشش کریں۔

ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ قرآن مجید ہی ہماری دعوت کا مرکز و محور ہے لہٰذا دروس قرآن مجید اور دورۂ ترجمہ قرآن کی محفلوں کے علاوہ ملکی اور بین الاقوامی مسائل کو بھی قرآن کی آنکھ سے دیکھنا ہمارا طرۂ امتیاز ہے۔ ان سب باتوں کے باوجود خدانخواستہ ہم مذکورہ بالا آیت کا مصداق بنتے ہیں تو یہ ہماری کتنی بڑی بدقسمتی ہے۔ میں دوسروں کا حال کیا جانوں، البتہ مجھے خود بعض اوقات یہ محسوس ہوتا ہے کہ قرآنی دعوت کے اس غلغلہ کے باوجود میری زندگی میں کوئی انقلابی تبدیلی نظر نہیں آتی۔ محسوس یہ ہوتا ہے کہ دوسروں کے مقابلے میں ہمارا جرم زیادہ سنگین ہے کیونکہ بے چارے عوام الناس تو قرآنی پیغام کو سمجھتے ہی نہیں لیکن ہمیں تو صبح و شام آیات ربانی کے ذریعہ جگانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ ہم غفلت کی ایسی گہری نیند میں مبتلا ہیں کہ بار بار جھنجھوڑے جانے کے باوجود بیدار ہونے کے لئے تیار نہیں۔ "کیا ایمان والوں کے لئے اب بھی وقت نہیں آیا کہ اللہ کے ذکر سے ان کے دل دہل جائیں؟"

مکتوب بھارت

یزداں اور ابلیس

پاکستان کو اب کیسے مملکت خداداد کہا جائے، وہاں یزداں کی حکومت کا کہیں پتہ نہیں، ہر شعبۂ حیات پر ابلیس حاوی ہو چکا ہے۔ حکیم محمد سعید دہلوی بانی ہمدرد اور محمد صلاح الدین مدیر "تکبیر" جیسے فرشتہ صفت انسان وحشیانہ انداز میں قتل کر دیئے جاتے ہیں جو عظیم محب وطن و ملت ہی نہیں ملک و قوم کے زبردست محسن بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں ایسی خوبیاں اکٹھی کر دی تھیں جن سے سماج میں انسانیت و شرافت کو بڑی تقویت مل رہی تھی۔ مساجد میں مشغول عبادت لوگ بھی قتل کئے جا رہے ہیں۔ یہ کیسا ملک ہے؟ کیوں اسلام کے نام پر بٹہ لگایا جا رہا ہے کیا انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب کا ڈر نہیں رہا؟

پاکستان ٹیلی ویژن دن رات بے حیائی کے نغمے نشر کر رہا ہے اور آڈیٹوریم میں بیٹھے جوان و پیران سال مرد اور عورتیں سر دھنتے اور تالی بجاتے نظر آتے ہیں۔ آج ساری دنیا کے مسلمان، جنہیں اسلامی نظام حیات پر فخر ہے، شرم سے سرنگوں ہیں۔ پاکستان میں اس شرمناک صورتحال کو بدلنے کے لئے ہر شریف انسان کو اٹھ کھڑا ہونا چاہئے ورنہ اندیشہ ہے کہ اسلام کی رسوائی کی بہت سخت سزا ملے گی اور کوئی اور قوم ان پر مسلط کر دی جائے گی۔

کیا قیامت اس سے بھی زیادہ ہولناک ہو سکتی ہے؟؟

(مرسلہ: محمد ابراہیم انصاری، بھیونڈی (ممبئی)، انڈیا)

.... اور اسلام میرا طرزِ حیات بن گیا

میں نے کئی مذاہب کا مطالعہ کیا مگر بے اطمینانی ہی محسوس کرتی رہی

اسلام میرا انتخاب

محترمہ تسنیم بالمروک   اخذ و ترجمہ : نعیم احمد خان

میں نے مئی ۱۹۹۴ء میں اسلام قبول کیا۔ اگرچہ تب تک اسلام کے متعلق بہت کم معلوم تھا تاہم وجدانی طور پر میں نے اسلام کو اپنے لئے درست جانا۔ اسلام کے ساتھ میرا ابتدائی تعلق ایک نائجرین بہن کے توسط سے ہوا۔ میری یہ سہیلی اکثر اسلام کے متعلق گفتگو کرتی۔ وہ اپنے دین کو ایسا پر امن بتاتی جو مغربی ذرائع ابلاغ میں پیش کئے جانے والے اسلام سے بالکل مختلف تھا۔ مسلمانوں کو منفی طور پر انتہاپسند اور دہشت گرد کے طور پر پیش کیا جاتا ہے لیکن میری نائجرین بہن میں ایسی کوئی بات نہ تھی۔ اس کا ٹھنڈا مزاج اور عقل و بصیرت میرے لئے بہت حوصلہ افزاء تھے۔ اسلام پر میرے اختیاری اعتقاد کے متعلق آگاہی کا یہ آغاز تھا۔

خدا پر میرے ذاتی یقین نے مسلمان ہونے سے قبل کئی اعتبارات سے میری رہنمائی کی۔ میں جاپانی مذہب کے علاوہ دیگر مشرقی مذاہب اور عیسائیت کا گہرا مشاہدہ کرتی پھری، تاہم سچائی نے مجھے ہمیشہ محفوظ رکھا۔ میں ان مذاہب سے کبھی بھی مطمئن نہیں ہوئی بلکہ ہمیشہ بے اطمینانی ہی محسوس کرتی رہی۔ مجھے میرے سوالات کے جوابات نہ مل سکے۔

اسلام کے متعلق انتہائی گہرا تاثر اور رہنمائی مجھے ایک دلچسپ آسٹریلوی مسلمان بہن سے حاصل ہوئی۔ میں اسلام قبول کرنے سے قبل، پہلی مرتبہ رمضان کے مقدس مہینہ میں مسجد گئی اور معمر لبنانی مسلم بہنوں کے ایک گروہ کے پاس بیٹھ گئی جو سفید لباس میں ملبوس تھیں۔ مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ وہ نماز مغرب ادا کر رہی تھیں۔ مجھے بالکل ماورائی قسم کے ماحول کا احساس ہوا، مجھے کچھ معلوم نہ تھا کہ میں کیا کر رہی ہوں۔

نماز کے اختتام پر میں نے کمرۂ عبادت میں غور سے چہروں کو دیکھا اور میرے لئے یہ بات باعث خوشی تھی کہ میں نے ایک اور انگریزی نژاد مسلم خاتون کو دیکھا۔ بعد میں ہم نے آپس میں بات چیت کی، ایک دوسرے کو ٹیلی فون نمبر دیئے اور یوں ہم سہیلیاں بن گئیں۔ الحمدللہ ان کی مسلسل رہنمائی اور تعاون نے میرا خوب حوصلہ بڑھایا۔

بنیادی طور پر جو چند عقائد مجھے اسلام کی طرف کھینچ لائے ان میں سے ایک یہ تھا کہ خدا صرف ایک ہے اور وہ قادر مطلق ہے۔ دوسرا یہ کہ خدا انسانوں کے مانند نہیں اور یہ کہ مسیح بھی حضرت آدم، ابراہیم اور اسماعیل علیہم السلام جو سب کے سب اللہ کے پیغمبر تھے، کی طرح ایک انسان ہی تھے... یہ سب خدا تھے نہ خدا کے اوتار۔ نظام عبادات نے بھی مجھے اسلام کی طرف کھینچا۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ میرے قبول اسلام کے بعد زندگی آسان ہو گی۔ میں نے خود اپنی بہت سی اندرونی کشاکشوں کا سامنا کیا اور اپنے سابقہ عقیدہ کے بہت سے پہلوؤں کے خلاف جہاد کیا۔ بالآخر میں نے آہستہ آہستہ اپنی مسلمان بہنوں کی مستقل مزاجی اور تعاون سے اپنے سابقہ عقائد کا تجزیہ کرنا سیکھا اور الحمدللہ کہ تدریجاً اسلام میرا طرز حیات بن گیا۔ "یقینی دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے اور اہل کتاب نے اس میں جو اختلاف کیا وہ باہمی ضد سے کیا بعد اس کے کہ انہیں صحیح علم پہنچ چکا تھا اور جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرے گا، تو بے شک اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے" (آل عمران : ۱۹)

(بشکریہ : ایرانی ماہنامہ "محجوبہ")

ہمارا مطالبہ   ہماری اپیل
دستورِ خلافت کی تکمیل

KHALID TRADERS
IMPORTERS – INDENTORS – STOCKISTS & SUPPLIERS OF WIDE VARIETY OF BEARINGS, FROM SUPER – SMALL TO SUPER – LARGE
AUTHORIZED AGENTS NTN BEARINGS

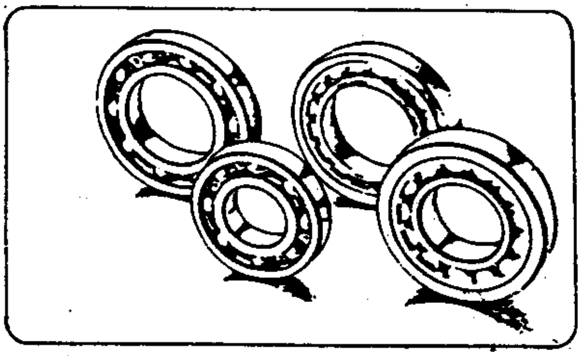

PLEASE CONTACT
TEL : 7732952-7735883-7730593
G.P.O. BOX NO. 1178, OPP KMC WORKSHOP
NISHTER ROAD, KARACHI-74200 (PAKISTAN)
TELEX : 24824 TARIQ PK CABLE : DIMAND BALL FAX : 7734776

FOR AUTOMOTIVE BEARINGS : Sind Bearing Agency 84 A-6II, Manzoor Square Noman St. Plaza Quarters Karachi-74400 (Pakistan)
Tel : 7723358-7721172

LAHORE : (Opening Shortly)   Amin Arcade 42, Brahdreth Road, Lahore-54000 Ph : 54169

GUJRANWALA :   1-Haider Shopping Centre, Circular Road, Gujranwala Tel : 41790-210807

WE MOVE FAST TO KEEP YOU MOVING

"پردہ عورت کے لئے ایک محفوظ ڈھال ہے"

چہرے کا پردہ

ڈاکٹر طاہرہ علی' پشاور

جب سے ملک میں شریعت بل کی بات ہو رہی ہے مغرب زدہ خواتین کو یہ فکر دامنگیر ہے کہ کہیں انہیں شرعی پردے کا پابند نہ بنا دیا جائے ہمارے ملک کے مختلف علاقوں میں پردے کا رواج تو ہے۔ لیکن بہت کم خواتین شریعت کے مطابق پردہ کرتی ہیں۔

گزشتہ دنوں روزنامہ اوصاف کے خواتین ایڈیشن میں ایک ماڈل گرل کی خوبصورت تصاویر سے مزین مضمون میں خواتین کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ اسلام میں چہرے کا پردہ نہیں مختلف ائمہ کی آراء دی گئیں لیکن قرآن کی وہ آیات بھلا دی گئیں جن میں واضح طور پر چہرہ چھپانے کا حکم ہے اور پھر ہم خواتین کے لئے نمونہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن کی وہ پاک زندگی ہے جو انہوں نے پیارے نبی ﷺ حضرت محمد ﷺ کی رہنمائی میں گزاری۔

مغرب زدہ اور فیشن کی ماری خواتین کو تو اس سے کوئی غرض نہیں کہ چہرے کا پردہ ہے یا نہیں کیونکہ انہوں نے تو بال بھی کھلے رکھنے ہیں اور دوپٹہ بھی بطور فیشن گلے میں ڈالنا ہوتا ہے مسئلہ صرف اسلامی ذہن رکھنے والی ان خواتین کا ہے جو یہ جاننا چاہتی ہیں کہ چہرہ چھپانا اسلام کی رو سے لازم ہے یا نہیں؟ کیونکہ وہ اپنی زندگی اسلام کے مطابق ڈھالنا چاہتی ہیں لیکن میڈیا اس طرح کی گمراہ کن فضاء پیدا کر کے ان کو یہ یقین دلا رہا ہے کہ وہ چہرہ بھی کھلا رکھ سکتی ہیں غیر محرم کو دیکھ سکتی ہیں اور وہ بھی ان کے چہرے دیکھ سکتے ہیں۔

چہرے کے پردے کا حکم واضح طور پر قرآن پاک میں موجود ہے سورہ احزاب میں ارشاد ہے:

"اے نبی ﷺ! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے گھونگھٹ ڈال لیا کریں اسی تدبیر سے یہ بات زیادہ متوقع ہے کہ وہ پہچان لی جائیں گی اور انہیں ستایا نہ جائے گا"۔

یہ آیت خاص چہرے کو چھپانے کے لئے ہے ان عربی آیات کا لفظی ترجمہ ہے کہ اپنے اوپر اپنی چادروں میں سے ایک حصہ لٹکا لیا کریں۔ مقصد چہرہ چھپانا ہے چاہے اسے گھونگھٹ کہا جائے یا نقاب۔ قرآن مجید کے تمام مفسرین نے اس آیت کا یہی مفہوم لیا ہے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی اپنی کتاب پردہ میں فرماتے ہیں کہ اس آیت کے نزول کے بعد عہد نبوی میں عام طور پر مسلمان عورتیں اپنے چہرے پر نقاب ڈالنے لگی تھیں اور کھلے چہروں کے ساتھ پھرنے کا رواج بند ہو گیا تھا ابوداؤد' ترمذی' موطا امام مالک اور دوسری کتب حدیث میں لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے عورتوں کو حالت احرام میں چہرے پر نقاب ڈالنے اور دستانے پہننے سے منع فرما دیا تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس عہد مبارک میں چہروں کو چھپانے کے لئے نقاب اور ہاتھوں کو چھپانے کے لئے دستانے پہنے جاتے تھے۔ ایک دوسری حدیث میں یوں بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سوار ہمارے قریب سے گزرتے تھے اور ہم عورتیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حالت احرام میں ہوتی تھیں۔ پس جب وہ لوگ ہمارے سامنے آ جاتے تو ہم اپنی چادریں اپنے سروں کی طرف سے اپنے چہرے پر ڈال لیتیں اور جب وہ گزر جاتے تو منہ کھول لیتی تھیں۔

مسلمان عورت کو اپنی ضروریات کے لئے گھر سے باہر نکلنے کی اجازت ہے (لیکن پردے کے ساتھ) عورت بحالت مجبوری ملازمت کر سکتی ہے لیکن ان اداروں میں جہاں صرف خواتین ہوں اور مردوں اور عورتوں کا آزاد میل جول نہ ہو۔ عورت اپنا علاج کروا سکتی ہے' ستر اور حجاب کی پابندیوں کے ساتھ۔ عورت مسجد میں نماز پڑھ سکتی ہے لیکن اس کی گھر کی کوٹھڑی میں نماز زیادہ پسندیدہ ہے اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ عورت کو زیادہ سے زیادہ باہر نکلنے اور مردوں میں گھلنے ملنے سے روکا جائے۔ اور یہی وہ پاکیزہ راستہ ہے جو ہمارے پیارے نبی ﷺ نے عورتوں کے لئے پسند فرمایا ہے تاکہ وہ اپنے گھر کی بہترین پناہ گاہ میں اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کر سکے اور شیطان کی ہولناکیوں سے محفوظ رہے۔ پردہ عورت پر ظلم نہیں ہے بلکہ یہ وہ محفوظ ڈھال ہے جو مسلمان عورت کو ہر قسم کی تکلیفوں اور آلودگیوں سے بچاتی ہے کیا آپ نے کبھی دفتروں میں کام کرتی ہوئی ان مظلوم عورتوں کو دیکھا ہے جو ان دفتروں میں کام والے بعض مردوں کی بھوکی نظروں سے ہر وقت اپنے آپ کو بچاتی پھرتی ہیں؟ ان کو شرعی پردہ ہی اس عذاب ناک زندگی سے بچا سکتا ہے وہ اپنا جسم کتنا ہی چھپا لیں شیطانی نظریں ان کے چہروں کا طواف کرتی ہی رہیں گی کتنے مرد ہیں جو "غض بصر" کا خیال رکھتے ہیں مردوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم ہے لیکن بے پردہ عورت فیشن کے لوازمات کے ساتھ گھر سے نکلتی ہے تو پھر غیر مردوں کو دیکھنے سے کون منع کر سکتا ہے سوائے ان متقی پرہیز گار لوگوں کے جو حکم الٰہی سے اپنی نگاہیں خود ہی نیچی کر لیں۔

ایک اور توجہ طلب مسئلہ ستر اور حجاب کے فرق کا ہے اسلامی تعلیمات کے مطابق ستر عورت اور مرد دونوں کے لئے فرض ہے گو کہ ستر کی نوعیت دونوں میں مختلف ہے۔ عورت کا ستر یہ ہے کہ چہرے اور ہاتھوں کے سوا پورا جسم کسی کے آگے کھولنا جائز نہیں حتیٰ کہ باپ' چچا اور بھائی کے سامنے بھی کھلے سر نہیں پھر سکتی (ماڈرن خواتین بلاشبہ غصہ کریں جو خود کو مسلمان بھی کہلواتی ہیں اور غیر محرموں کے سامنے کھلے سر پھرتی ہیں۔)

عورت ستر کی پابندیوں کے ساتھ ان رشتہ داروں کے سامنے آ سکتی ہے باپ' خسر' بیٹے' سوتیلے بیٹے' بھائی' بھتیجے اور بھانجے انہیں محرم کہا جاتا ہے اور قرآن پاک میں یہ حکم صاف طور پر دیا گیا ہے کہ ان محرم افراد کے سامنے وہ زینت کا اظہار بھی کر سکتی ہے ان افراد کے علاوہ سب مرد عورت کے لئے نامحرم ہیں ان کے بارے میں ارشاد ہے کہ ان کے سامنے اپنی زینت کا اظہار نہ کرو بلکہ چلتے ہوئے پاؤں بھی اس طرح نہ مارو کہ چھپی ہوئی زینت کا حال آواز سے ظاہر ہو ان نامحرم افراد سے پردے یعنی حجاب کا حکم ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی زینت کے ظاہر ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں جو خود ظاہر ہو جائے... لیکن لوگوں نے اس سے بہت فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ شریعت کے مطابق تو ارادہ غیروں کے سامنے زینت چھپانے کا ہونا چاہئے لیکن جو زینت خود ظاہر ہو جائے اس کی تم پر ذمہ داری نہیں... چہرے سے بڑھ کر اور زینت کیا ہو سکتی ہے؟ مختلف عالموں کی رائے سے پہلے میری بہنوں کو قرآن پاک کی مندرجہ ذیل آیات پر ضرور غور کرنا چاہئے:

"اپنے گھروں میں وقار کے ساتھ بیٹھی رہو اور زمانہ جاہلیت کے سے بناؤ سنگھار نہ دکھاتی پھرو"۔ (الاحزاب: ۳۳)

"اور اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلیں کہ جو زینت انہوں نے چھپا رکھی ہے وہ ظاہر ہو جائے"۔ (النور: ۳۱)

کاروانِ خلافت منزل بہ منزل

تنظیم اسلامی لاہور وسطی کا ماہانہ اجتماع

22/ نومبر بروز اتوار صبح دس بجے تنظیم اسلامی لاہور وسطی کا ماہانہ تنظیمی و تربیتی اجتماع منعقد ہوا' جس کی صدارت لاہور وسطی کے امیر جناب عمران چشتی نے کی۔ پروگرام کا آغاز نثار احمد خان کے درس قرآن سے ہوا۔ موضوع درس سورۂ نوح کی روشنی میں دعوت و استقامت تھا۔ انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی دعوتی مراحل میں استقامت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کے طریقۂ کار میں مطابقت کے حوالے سے رفقاء کے سامنے ایک جامع لائحہ عمل رکھا اور رفقاء کو تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع میں دیئے جانے والے ہدف کو پورا کرنے کی ترغیب دلائی۔

درس قرآن کے بعد جناب محمد یونس نے ماہانہ رپورٹ پیش کی' جس میں رفقاء کی تنظیمی و دعوتی کارکردگی کو نمایاں کیا گیا تھا۔ اسرہ اردو بازار کے نقیب مجیب الرحمٰن نے سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم سے غزوۂ تبوک کے دوران پیش آنے والے اہم واقعات کا خلاصہ بیان کیا۔ انہوں نے سفر تبوک میں پیچھے رہ جانے والے تین صحابہ رضی اللہ عنہم کے ندامت بھرے طرز عمل کے حوالے سے رفقاء کو ذاتی رابطہ کے سلسلہ میں سابقہ کوتاہیوں پر توبہ کرنے اور آئندہ اس کام کے لئے تندہی سے کمربستہ ہونے پر زور دیا۔ بعد ازاں "اسلام کا انقلابی فکر" کے عنوان سے ایک سلسلہ وار مطالعہ پیش کیا گیا۔ یہ ذمہ داری جناب محمد یونس خوش اسلوبی سے نبھا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انقلابی جدوجہد میں ہمیں جو بات سب سے اہم اور نمایاں نظر آتی ہے وہ ہے قرآن کا علمی و فکری غلبہ' جس نے بڑے بڑے مخالفین کے منہ بند کر دیئے۔ انہوں نے کہا کہ اقامت دین کی جدوجہد میں آج پھر قرآن کے علمی فکری اور روحانی غلبے کی ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں آج کے دور کی دوسری اہم ضرورت موجودہ عمرانی علوم کو قرآنی نظریات سے ہم آہنگ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خالق کائنات نے قرآن میں اجتماعی زندگی کے صرف اصول بیان کئے ہیں۔ کیونکہ انسان کو ابھی تہذیبی' تمدنی اور شعوری طور پر ارتقائی مراحل سے گزرنا تھا۔ اگرچہ آج کا انسان شعوری طور پر عروج کو پہنچ چکا ہے لیکن وہ قرآن کے دیئے ہوئے اصولوں سے رہنمائی حاصل کرکے ہی مکمل فلاح سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔

جناب عمران چشتی نے اجتماع میں رفقاء کی بھرپور شرکت اور مقررین کی موثر و مربوط گفتگو کو سراہتے ہوئے اجتماع کو انتہائی کامیاب قرار دیا۔ پروفیسر فیاض حکیم نے کہا کہ لاہور وسطی کے مقررین کی گفتگو سن کر بڑی خوشی ہوئی ہے چنانچہ اب تنظیم کو مقررین کی کمی کی شکایت نہیں رہنی چاہئے۔ انہوں نے رفقاء کو نظم کی پابندی اختیار کرنے اور نظم کا خوگر بننے کی نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی انقلابی جدوجہد کرنے والی جماعت کو "فوجی نظم" کی ضرورت ہوتی ہے' جو صرف اور صرف بیعت کی مسنون بنیاد پر قائم تنظیم کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ ڈھیلے ڈھالے نظم کی حامل جماعت "اقامت دین" جیسی کٹھن راہوں سے نہیں گزر سکتی۔ انہوں نے کہا کہ پنج گانہ نماز کا نظام بھی ایک مسلمان مجاہد کو نظم کا خوگر بنانے کے لئے کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ بعد ازاں رفقاء نے رمضان المبارک میں اسرہ جات کی سطح پر احباب سے ذاتی رابطہ تیز کرنے کے لئے لائحہ عمل ترتیب دیا۔ دعا پر اس اجتماع کا اختتام ہوا۔ (رپورٹ : فرقان دانش)

معراج النبیؐ کے موضوع پر تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کا دعوتی پروگرام

تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کے مختلف زون میں دعوتی سرگرمیوں کا آغاز ہو گیا ہے۔ اس سلسلہ کا پہلا پروگرام زون نمبر ایک نے ۱۹/ نومبر ۹۸ء کو بعد نماز عشاء ڈھولن وال میں منعقد کیا۔

پروگرام کی صدارت زون نمبر ایک کے نقیب اعلیٰ جناب سہیل خورشید نے کی۔ اسرہ ڈھولن وال کے نقیب محمد حسن عارف بھٹی نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض ادا کئے۔ پروگرام کا آغاز حافظ محمد اصغر نے سورۂ نبی اسرائیل کی آیات مبارکہ کی تلاوت سے کیا۔ بعد ازاں جناب غازی محمد وقاص نے تنظیم اسلامی کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں کئی دینی جماعتیں کام کر رہی ہیں پھر ایک نئی جماعت کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ انہوں نے کہا کہ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے جماعت اسلامی سے علیحدہ ہو کر اس لئے تنظیم اسلامی قائم کی کہ پاکستان میں نظام خلافت کبھی الیکشن کے راستے سے نہیں آسکتا بلکہ یہ صرف اور صرف انقلاب محمدی کے راستے پر چل کر ہی آسکتا ہے۔ یہ بات آج ثابت ہو چکی ہے۔ جماعت اسلامی کے ساتھ ساتھ دیگر دینی جماعتیں بھی الیکشن کی سیاست چھوڑ چکی ہیں یا الیکشن نے انہیں چھوڑ دیا ہے۔ امیر محترم نے ۱۹۷۵ء میں بیعت سمع و طاعت فی المعروف کی بنیاد پر تنظیم اسلامی کے نام سے ایک اسلامی انقلابی جماعت قائم کی۔ الحمدللہ یہ قافلہ منزل بمنزل رواں دواں ہے۔

اس دعوتی پروگرام میں جناب چوہدری رحمت اللہ بٹر نے معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر خطاب کیا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر معراج کی غرض وغائت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آپ کو یہ شرف اس وقت حاصل ہوا جب دنیاوی طور پر تمام ظاہری سہارے ختم ہو چکے تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمانوں کی سیر کروائی تاکہ "علم الیقین" اور "عین الیقن" سے "حق الیقن" کے درجے تک اللہ کی قدرت کا مشاہدہ ہو سکے۔ تاکہ جو مشن آپ کے سپرد کیا گیا تھا اس کے لئے یہ سفر تقویت کا باعث بنے۔

نشترہال پشاور کے سامعین میں اے این پی کے رہنما جناب غلام احمد بلور بھی صف اول میں موجود ہیں

انجمن خدام القرآن پشاور کے زیر اہتمام نشترہال پشاور میں جلسہ عام سے امیر تنظیم اسلامی خطاب کر رہے ہیں جبکہ سٹیج پر جناب ڈاکٹر محمد اقبال صافی' مولانا راحت گل فروکش ہیں۔

(واضح رہے کہ امیر تنظیم کے اس دورۂ پشاور کی رپورٹ گزشتہ ماہ شائع کی جا چکی ہے)

سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ جیسے آنحضور ﷺ کو معراج ہوئی اس طرح آپ ﷺ نے نماز کو مومن کی معراج کہا ((اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْن)) بحیثیت اُمت ہماری معراج یہ ہے کہ جس مشن کو آپ اُمت کے حوالے کر کے گئے ہم اس مشن کی تکمیل کے لئے اپنا تن من دھن لگا دیں۔

بقیہ : گوشۂ خلافت

صیغۂ راز میں رکھا۔ خود حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو اپنے خلیفہ بنائے جانے کے بارے میں سلیمان کی موت کے بعد پتہ چلا۔ سلیمان بن عبدالملک کی تجہیز و تکفین کے بعد آپؒ کے سامنے شاہی سواریاں پیش کی گئیں تو آپؒ نے یہ کہہ کر ان کو بیت المال میں جمع کرنے کا حکم دیا کہ میرے لئے میرا خچر ہی کافی ہے۔ جب ایک پولیس افسر نیزہ لے کر آپ کے آگے آگے چلا تو اس کو ہٹا دیا اور کہا کہ میں بھی ایک عام مسلمان ہی ہوں۔ اسی طرح خلیفہ کے لئے مخصوص خیمے، قالین، کپڑے اور خوشبوؤں کے ذخائر بھی بیت المال میں داخل کرا دیئے۔ اس کے بعد مسجد میں آئے اور منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا :

"لوگو! مجھے میری رائے لئے بغیر میری خواہش اور عام مسلمانوں سے مشورہ لئے بغیر خلیفہ بنا دیا گیا ہے۔ میری بیعت کا جو قلادہ تمہاری گردنوں میں ہے۔ میں اسے خود نکال رہا ہوں۔ تم جسے چاہو اپنا خلیفہ مقرر کر لو"۔

تمام لوگوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم آپؒ کی خلافت پر راضی ہیں۔ اس پر آپؒ نے ایک مفصل تقریر کی جس میں لوگوں کو تقویٰ، موت اور آخرت کی طرف توجہ دلائی۔ اس تقریر میں آپؒ نے مندرجہ ذیل تاریخی جملے بھی ارشاد فرمائے :

"لوگو! جب تک میں خدا کی اطاعت کروں میری اطاعت کرنا اور اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت فرض نہیں"۔

اظہار احمد قریشی کی تالیف

حضرت امام شاملؒ

قیمت۔/۱۵۰ (سستا ایڈیشن۔/۱۰۰)

ملنے کے پتے :

۱) قرآن اکیڈمی، ۳۶۔کے ماڈل ٹاؤن، لاہور

۲) فاروقی کتب خانہ، قذافی مارکیٹ، اردو بازار

۳) نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اردو بازار لاہور

اُسامہ کی مہمان نوازی عارضی نہیں

امیرالمومنین افغانستان ملا محمد عمر کا جاپانی روزنامہ "بینچن میچی" کو انٹرویو (ترجمہ : پروفیسر انجم)

☆ آپ نے اُسامہ بن لادن کے خلاف کوئی کارروائی کیوں نہیں کی جبکہ ان پر امریکیوں کے خلاف دہشت گردی کا الزام ہے؟

○ اُسامہ بن لادن افغانستان میں مہمان ہیں، اس لئے ان کے خلاف کارروائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نیز انہوں نے کسی بھی دہشت گردی میں ملوث نہ ہونے کا وعدہ کیا ہے۔ جب اُسامہ بن لادن کے خلاف مغربی ممالک کا پروپیگنڈا عروج پر پہنچ گیا تو اسلامی امارت کی عدالت عظمیٰ نے ثبوت مانگا اور اعلان کیا کہ اگر کسی کے پاس اُسامہ بن لادن کے دہشت گردی میں ملوث ہونے کے ناقابل تردید ثبوت ہیں تو وہ انہیں مقررہ مدت میں پیش کرے۔ جب کوئی ثبوت نہ پیش کر سکا تو عدالت نے انہیں بری الذمہ قرار دے دیا۔ عدالت کے اس فیصلے سے ہمارے اس موقف کی توثیق ہوتی ہے کہ ہم اُسامہ کو کسی بھی دوسرے ملک کے حوالے نہیں کریں گے۔

☆ کیا آپ کو یقین ہے کہ اُسامہ بن لادن دہشت گردی میں ملوث نہیں؟

○ ہمیں اپنی تحقیقات اور معلومات پر مکمل بھروسہ ہے۔

☆ کیا آپ کے ملک میں اُسامہ کو خصوصی مراعات حاصل ہیں؟

○ اُسامہ بن لادن ایک عام زندگی گزار رہے ہیں اور وہ ملک کے تمام قوانین کی پابندی کرتے ہیں۔

☆ اُسامہ کو افغانستان میں کب تک رہنے کی اجازت ہو گی؟

○ اُسامہ کی مہمان نوازی ہمارے لئے عارضی حیثیت نہیں رکھتی۔

☆ امریکہ نے اُسامہ کی گرفتاری کے لئے ایک خطیر رقم مقرر کی ہے، آپ ان کی حفاظت کب تک کریں گے؟

○ اُسامہ کی حفاظت کرنے والا قادر مطلق اللہ تعالیٰ ہیں۔

☆ طالبان پر مغربی ذرائع ابلاغ اکثر انسانی حقوق کی پامالی کا الزام لگاتے ہیں، کیا آپ نے انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے کچھ اقدامات کئے ہیں؟

○ دنیا کو معلوم ہے کہ انسانی حقوق کی پامالی کا الزام بڑے ممالک ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ یہ صرف طالبان پر بے بنیاد الزام ہے اور کچھ بھی نہیں۔

☆ طالبان نے مزار شریف میں ہزاروں ہزارگان قبائل کا قتل عام کیوں کیا؟

○ یہ سب جھوٹی خبریں ہیں جو مغربی ذرائع ابلاغ کو ہمارے مخالفین اور اسلامی امارت کے دشمنوں نے مہیا کی ہیں۔ مزار پر حملے کے دوران کچھ مخالفین جنگجو بے شک مارے گئے تھے مگر کئی لوگ متحارب گروہوں کی آپس کی جنگ میں مارے گئے، طالبان کو ان کے قتل کا ذمہ دار ٹھہرانا صحیح نہیں۔

☆ کیا یہ درست ہے کہ اقوام متحدہ اور اس کی تمام تنظیمیں افغانستان چھوڑ کر چلی گئی ہیں اور حفاظتی خطرات کے پیش نظر واپس آنے سے انکاری ہیں؟

○ ہم نے اقوام متحدہ اور تمام فلاحی اداروں کو حفاظت کی ضمانت دی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس کے بعد یہ سب تنظیمیں افغان عوام کی امداد کا کام شروع کر دیں گی۔

☆ جب افغانستان میں مکمل امن قائم ہو جائے گا جیسا کہ آپ کا نصب العین ہے، تو کیا عام لوگوں کو حکومت میں شامل کیا جائے گا یا طالبان ہی اپنے عہدوں پر قائم رہیں گے؟

○ افغانستان کی حکومت اسلامی طرز کی حکومت ہے اور تمام لوگوں کا اس میں ایک اہم کردار ہو گا حتیٰ کہ ان مخالفین کو بھی ملک کی خدمت کی اجازت ہو گی جو مخالفت ترک کر دیں گے اور کسی بڑے جرم میں ملوث نہیں ہوں گے۔ تمام لوگوں کو ملک کی تعمیر نو میں حصہ دیا جائے گا۔

☆ کیا خواتین کو بھی؟

○ بالکل، مگر اسلامی اصولوں اور شرعی قوانین کے تحت۔

☆ اقوام متحدہ نے الزام لگایا ہے کہ طالبان نے اس کے خوراک کے گودام کو لوٹ لیا، کیا یہ درست ہے؟

○ یہ درست نہیں، بامیان میں جو خوردنی مواد ہمیں ملا تھا ہم نے وہ غریب عوام میں مفت تقسیم کر دیا ہے۔

☆ سعودی عرب نے، جو کہ ان چند ممالک میں سے ہے جنہوں نے آپ کی حکومت کو تسلیم کیا، اپنے سفیر کو اُسامہ بن لادن کے معاملہ پر اختلاف کی وجہ سے کابل سے واپس بلا لیا ہے۔ کیا آپ کے سعودی حکومت سے اور بھی اختلافات ہیں؟

○ دونوں ممالک میں سفارت خانے معمول کے مطابق کام کر رہے ہیں۔ حال ہی میں خود سعودی عرب کے وزیر داخلہ نے اعلان کیا کہ اُسامہ ریاض اور الخبر میں ہونے والے دھماکوں میں ملوث نہیں، پھر کشیدگی کی کیا وجہ رہ جاتی ہے؟

☆ آپ کے ہاں شریعت سعودی عرب سے بھی زیادہ سخت ہے، آخر کیوں؟

○ شریعت کی توضیح اور تشریح میں دونوں ملکوں کے درمیان کوئی واضح فرق نہیں۔

☆ پوری دنیا طالبان کی کیوں مخالف ہے؟

○ بعض مخصوص ممالک کا منفی رویہ اس بات کی دلیل ہے کہ نصاریٰ کے علاوہ طالبان کو بدنام کرنے میں یہودیوں کا بھی ہاتھ ہے۔ (بشکریہ : ضرب مومن)

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور
سی پی ایل نمبر: 127
جلد 7، شمارہ 47
سالانہ زر تعاون -/175 روپے

پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ لاہور
مقام اشاعت: 36۔کے، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 03-5869501

معاونین برائے مدیر:
○ مرزا ایوب بیگ ○ نعیم اختر عدنان
○ سردار اعوان ○ فرقان دانش
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

مسلم اُمہ۔ خبروں کے آئینے میں (انتخاب: مرزا ندیم بیگ)

اقوام متحدہ عالمی طاقتوں کا آلۂ کار ہے ○ عبدالحکیم مجاہد

اقوام متحدہ نے ہمیشہ کیلئے افغانستان کے اندرونی واقعات کو نظرانداز کر کے عالمی طاقتوں کے آلۂ کار اور خدمت گزار کا کردار ادا کیا ہے۔ یہ ادارہ اسلامی انقلاب کے آغاز سے لے کر آج تک اس تلاش میں ہے کہ کہیں افغانستان میں مجاہدین کے ہاتھوں خالص اسلامی حکومت قائم نہ ہو جائے۔ ان خیالات کا اظہار اقوام متحدہ میں طالبان کے غیر اور خصوصی نمائندے عبدالحکیم مجاہد نے خصوصی انٹرویو میں کیا۔ چھ جمع دو ممالک کے فیصلوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان ممالک میں روس بھی شامل ہے جو پندرہ لاکھ افغانوں کے قتل اور افغانستان کی تباہی و بربادی کا اصل ذمہ دار ہے اور اب بھی حکومت مخالفین کو امداد دے کر مداخلت کر رہا ہے۔ ان میں ایران جیسا ملک بھی ہے جو روزانہ مخالفین پر اندازاً ایک ملین سے لے کر تین ملین ڈالر تک خرچ کر رہا ہے نیز ایران نے دو لاکھ ستر ہزار فوج افغانستان کی سرحدوں پر جمع کر کے اقوام متحدہ کے منشور کے پہلے باب کی پہلی دفعہ کی کھلی خلاف ورزی کی ہے۔ ازبکستان اور تاجکستان بھی ان چھ ممالک میں شامل ہیں جن کی مداخلت کسی سے پوشیدہ نہیں۔ مولوی مجاہد نے کہا کہ جب اقوام متحدہ ہی ان ممالک کے مشوروں اور فیصلوں کی روشنی میں سوچتا ہے تو پھر آپ ہی بتائیں کہ اس ادارے سے خیر و فلاح اور سلامتی کی توقع رکھنا دانائی ہے یا نادانی؟ میں نے ایک دن اقوام متحدہ کے نمائندے سے پوچھا کہ طالبان سے زیادہ وسیع البنیاد حکومت آخر کس دن قائم کی جائے گی؟ کیا مخالفین نے کابل میں سات ہزار بے گناہ انسانوں کو موت کے گھاٹ نہیں اتارا۔ اب بھی ان کے زیر تسلط علاقوں میں بدامنی فساد اور قتل و غارت گری نہیں ہے؟ کیا اسلامی امارت کے مخالفین ہی نے مزار شریف میں اقوام متحدہ کے دفاتر اور قیمتی وسائل کو نہیں لوٹا' آپ کی قیمتی گاڑیوں اور کمپیوٹروں پر قبضہ نہیں کیا' یہاں تک کہ غیر ملکی خواتین کو بے آبرو نہیں کیا؟ آخر آپ ایسے مجرموں کو کیسے نمائندہ سمجھتے ہیں اور ان کی حکومت کو کیسے نمائندہ حکومت تسلیم کرتے ہیں؟ ان کے پاس کوئی معقول جواب نہیں تھا بلکہ انہوں نے خود تسلیم کیا کہ واقعی وہ مجرم ہیں لیکن ہم مجبوری کی وجہ سے ان کی حکومت تسلیم کرتے ہیں۔ اقوام متحدہ کی وہ کیا مجبوری ہے جس کی وجہ سے وہ طالبان کو تسلیم نہیں کر سکتی۔ اُسامہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس بارے میں ابتداء ہی سے امریکی حکومت کی پالیسی غلط رہی ہے اب بھی امریکہ غلطی کا ازالہ غلطی سے کر رہا ہے۔ اسلامی امارت نے اس سلسلے میں جس اصول پسندی کا مظاہرہ کیا ہے وہ آج تک امریکہ کے کسی مخالف لیبیا' عراق اور ایران نے نہیں کیا۔ لیکن پھر بھی امریکی حکومت ثبوت اور شواہد پیش کرنے میں ناکام ہوگئی ہے۔ امریکی حکومت نے خود اپنے عوام کو آج تک یہ باور نہیں کرایا کہ بم دھماکوں میں اُسامہ ملوث ہے یہ محض ایک بہانہ' پروپیگنڈہ اور لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش ہے۔ امریکہ نے اُسامہ کے بارے میں جو موقف اختیار کیا ہے وہ انسانیت اور شریعت کے منافی ہے۔ عبدالحکیم مجاہد نے کہا کہ امریکی حکومت ایک طرف اُسامہ کی آڑ میں زور لگا رہی ہے تو دوسری جانب آٹھ ہزار طلبہ کے سفاک قاتل جنرل مالک کو پناہ دے رہی ہے' کیا یہ اس لئے ہو رہا ہے کہ اُسامہ ایک مسلمان اور مجاہد ہیں اور جنرل مالک ایک ملحد اور کمیونسٹ ہے؟ جنرل مالک نے اقوام متحدہ کو خط لکھ کر اعتراف کیا ہے کہ میں نے طالبان کو اس لئے قتل کیا کہ وہ یہاں میرے علاقہ میں لڑائی کر رہے تھے۔ دوستم نے بھی اس قتل عام کی تصدیق کی ہے جبکہ امریکہ اُسامہ پر کوئی بھی جرم ثابت نہ کر سکا۔ مولوی مجاہد نے کہا کہ امریکہ نے افغانوں کے سفاک قاتل کمیونسٹ جنرل مالک کو ویزہ دے کر افغان قوم کے ساتھ سخت خیانت کی ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ امریکہ اُسامہ کے نام پر مختلف حیلوں بہانوں سے اسلامی امارت کے خلاف ہرزہ سرائی کر رہا ہے' مولوی عبدالحکیم مجاہد نے کہا کہ دراصل سوویت یونین کی شکست و ریخت سے قبل مغرب اور امریکہ کی مخالفت کیونزم کے ساتھ تھی اور اب یہ مخالفت اسلام کے ساتھ ہے۔ اس وقت مغرب اور امریکہ کا اسلام کے ساتھ سخت مقابلہ ہے اس لئے وہ مجاہدین کو دہشت گرد قرار دیتے ہیں اور طالبان کے ساتھ دشمنی اور عداوت رکھتے ہیں آپ کو معلوم ہو گا جب چین میں کیمونسٹ انقلاب آیا تو امریکہ اور مغرب نے ۲۱ سال تک چین کی حکومت کو اقوام متحدہ میں تسلیم نہیں کیا سیکورٹی کونسل میں چین کی کرسی تائیوان کے ساتھ تھی جس کی آبادی صرف چھ ملین جبکہ چین سات آٹھ سو ملین آبادی پر مشتمل تھا۔ اُسامہ کے بارے میں ربانی اور احمد شاہ مسعود کے موقف کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ربانی اور ان کا ٹولہ سامراج کی خدمت میں مصروف ہے۔ اُسامہ بن لادن کے بارے میں ان کا موقف افغان قوم کی تاریخ میں ایک سیاہ دھبہ ہی نہیں اسلامی عقائد اور نظریات کے بھی خلاف ہے۔ ربانی میں اسلامی غیرت اور افغانی حمیت موجود نہیں۔ وہ اسلامی عقائد کا خیال رکھتا ہے اور نہ ہی قومی اور اسلامی مصلحتوں کو دیکھتا ہے۔

فلپائن: مسیحی اسلامی شرعی عدالتوں کی طرف راغب

جنوبی فلپائن میں جہاں سب سے بڑے اسلامی گروپ مورو اسلامک لبریشن فرنٹ (MILF) نے شرعی عدالتیں قائم کی ہوئی ہیں مسیحی لوگ اپنے مقدمات کے فیصلوں کے لئے شرعی عدالتوں کی طرف راغب ہو رہے ہیں تاکہ وہ اپنی شکایات کا جلد از جلد فیصلہ حاصل کر سکیں۔ مراد ابراہیم' ایم آئی ایل ایف کے امور خارجہ کے نائب صدر ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مسیحی باشندے روزانہ دس سے زیادہ اپنے مقدمات اس سال گزشتہ جنوری سے پیش کر رہے ہیں ان میں چوری ڈکیتی اور قتل کے مقدمات شامل ہوتے ہیں۔ شرعی عدالتوں کی طرف رجوع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ عام عدالتوں میں کام کی رفتار بہت سست ہے اور وہاں سے انہیں جلد انصاف ملنے کی امید بہت کم ہوتی ہے اسی لئے مایوس ہو کر وہ شرعی عدالتوں کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ واضح ہو کہ شریعت اسلامیہ کا نفاذ آئی ایم آئی ایل ایف اور حکومت کے درمیان مفاہمت کی بات چیت میں متنازعہ بنا ہوا ہے۔ محکمہ انصاف کے لوگ الزام عائد کرتے ہیں کہ ایم آئی ایل ایف فلپائن کے قوانین کی خلاف ورزی کر رہی ہے لیکن آئی ایم ایل ایف کا جواب یہ ہے کہ مسلم آبادی شریعت اسلامیہ کی پیرو ہے۔ یاد رہے کہ شرعی قانون کے تحت معافی صرف ظلم و زیادتی کا شکار شخص کے اعزاء و اقرباء ہی دے سکتے ہیں۔ اور اس طرح پھانسی کی سزا کو بھی بدل سکتے ہیں۔ مسٹر ابراہیم نے کہا کہ ایم آئی ایل ایف سمجھتی ہے کہ وہ مسیحی برادری کے مقدمات قبول کر کے کسی قانون کی خلاف ورزی نہیں کر رہی ہے کوئی بھی ان پر جبر نہیں کرتا ہے۔ خود انصاف چاہنے کیلئے یہاں آتے ہیں۔

اسرائیلی خواتین نے آزاد فلسطین کی حمایت کر دی

اسرائیل میں خواتین کے ایک ادارے نے ایک آزاد جمہوری فلسطینی ریاست کے قیام کی حمایت کی ہے۔ یہودی خواتین کی مشہور فاؤنڈیشن نے ایک آزاد اور جمہوری فلسطینی ریاست کے قیام کی حمایت کی ہے۔ تنظیم "نعمت" کی ایک ترجمان نے کہا تنظیم نے اس کی منظوری دے دی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس تنظیم کو اپوزیشن کی جماعتوں کی حمایت حاصل ہے یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ نعمت کے کارکنوں کے وزیر اعظم یاہو سے بہت قریبی تعلقات ہیں۔